Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

عزت انمول ہے

از قلم

افراح خان

اوہو! آپی اٹھ جاؤ, دیکھو 7 بج گئے یونیورسٹی نہیں جانا کیا آج؟؟؟

ونیزہ نے علیزہ کو جگاتے ہوئے کہا جو دوبارہ کمبل میں گھسنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔کیا۔۔۔؟ 7 بج گئے,,,,اور آج میرا یونیورسٹی میں پہلا دن ہے مجھے اپنی کلاس کا بھی نہیں پتا تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا 9 بجے تک یونیورسٹی پہنچنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے کہہ اس نے جلدی سے بستر چھوڑا الٹے سیدھے سلیپر پہنے اور عجلت میں واشروم چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے ونیزہ اس کی لاپرواہی پہ افسوس کرتی کمرے سے نکل گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر نکل کر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنے لمبے بال برش سے سلجھائے جو کہ ابھی گھیلے تھے کچھ میں اس نے کیچر لگایا کچھ کھلے چھوڑ دیے

ہلکا میک اپ کرنے کے بعد اس نے آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔

خوبصورت تو وہ تھی ہی ذرا سی توجہ سے اور پرکشش لگنے لگتی۔۔۔۔۔

جلدی سے وہ اپنا بیگ اور کتابیں سمیٹ کر وہ کمرے سے نکل کر ہال میں آگئی جہاں سب ناشتہ کر رہے تھے

۔۔۔۔۔

اسلام علیکم صبحِ بخیر

واعلیکم سلام کیسی ہے میری بیٹی؟؟؟

آج تو ٹائم پر جاگ کر تیار بھی ہو گئی رحمان صاحب نے اخبار سے نظر ہٹا کر جواب دیا

جی ابو آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے اور پہلے ہی دن میں لیٹ نہیں پہنچنا چاہتی

یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اور وقت کی پابندی تو ویسے بھی اچھی عادت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علیزہ کو جواب دے کر رحمان صاحب پھر سے اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں امی کچن سے ناشتہ لے کر آگئی

ناشتہ دیکھتے ہی علیزہ نے برا سا منہ بنا کر کہا,,,,, یہ کیا امی ؟؟

میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے مجھے میری پسند کا ناشتہ دیا کریں

بیٹا مہینے کا آخر چل رہا ہے اور تمہاری پسند کا ناشتہ ہماری پہنچ سے باہر ہے,,,, پہلے ہی تمہارا بہت مہنگا داخلہ کروایا ہے اب ہمیں سوچ سمجھ کر خرچہ کرنا ہے جو بھی ملے اللہ کا شکر ادا کر کے کھالو۔ تمہارے ابو کی تنخواہ نہیں ملی جب ملے گی, بازار سے راشن لینے جاؤں گی تو تمہاری پسند کا ناشتہ بھی لے آؤنگی۔۔۔۔

امی کی بات سن کر وہ غصے میں کھڑی ہو گئی

نہیں کرنا مجھے ناشتہ سارے زمانے کی غربت ہمارے ہی گھر ٹوٹنی تھی

اپنی چادرِ اوڑھ کر بیگ کندھے پر ڈال کر وہ رحمان صاحب کے پاس آگئی

ابو مجھے پیسے چاہئیں

رحمان صاحب نے اپنی جیبِ سے والٹ نکال کر اس میں سے 2 ہزار علیزہ کو دیے

یہ کیا ابو یہ تو صرف دو ہزار ہیں مجھے پانچ ہزار چاہئیں۔۔۔۔۔

پانچ ہزار کیوں چاہئیں دو ہزار بھی کافی ہیں۔ جواب راشدہ بیگم کی طرف سے آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی میں کوئی سکول کالج نہیں یونیورسٹی جارہی ہوں,,, جہاں روز مجھے رکشہ کا کرایا بھی چاہئیے اور نئے کپڑے بھی لینے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں میں نے کہا ہے مہینے کا آخر چل رہا ہے ہاتھ بہت تنگ ہے اور رہی بات رکشے پر جانے کی تو تم بس سے جاؤ گی جیسے سب جاتے ہیں باپ کی تنخواہ آئی پیسے دونگی لے لینا کپڑے,,,,,,, جانا ہے تو جاؤ ورنہ گھر بیٹھ جاؤ

ماں کی بات سن کر علیزہ اور بھی غصے میں آگئی,,,,,,اور بلند آواز سے کہنے لگی

ٹھیک ہے میں گھر بیٹھ جاتی ہوں

بات کو بگڑتا دیکھ کر ونیزہ(علیزہ کی چھوٹی بہن)جو کہ کب سے تماشائی بنی چپ بیٹھی سب سن رہی تھی فوراً اٹھیں اندر گئی اور واپس لوٹ کر ایک ہزار بہن کو تھماتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔یا لیں آپی یہ رکھ لیں موڈ خراب نہیں کریں

علیزہ نے بہن کے ہاتھ سے پیسے جھپٹے اور بنا سلام کیے دروازہ زور سے بند کر کے گھر سے باہر نکل گئً

پیچھے راشدہ بیگم اپنی بیٹی کی حد سے بڑھتی ہوئی بدمزاجی پر پریشان ہو کر اس کے اچھے نصیب کے لئے اللہ سے دعا مانگنے لگیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنے میں ونیزہ اور شیزہ بھی ماں باپ کو خدا حافظ کہ کر اپنے اپنے سکول کالج نکل گئی

_ رحمان صاحب ایک فیکٹری میں ملازم ہیں۔ مزاجاً انتہائی نرم اور سلجھے ہوئے انسان ہیں

_ ان کی بیوی راشدہ بیگم بھی متوسط گھرانے سے تعلق رکھنے والی صابر خاتون ہیں

ان کی تین بیٹیاں (بڑی علیزہ منجھلی ونیزہ اور چھوٹی شیزہ

) ہے

رحمان صاحب اور راشدہ بیگم کو اپنی تینوں بیٹیوں سے بہت پیار ہے اور ان کی بیٹیاں بھی بہت سلجھی ہوئی

شریف اور خوبصورت ہیں سوائے علیزہ کے,,,,

علیزہ ایک بر لحاظ اور شاہانہ مزاج لڑکی ہے اسے اپنے ماں باپ کے مڈل کلاس ہونے پر اعتراض ہے وہ گھر میں

ہر وقت یہ بات جتاتی اور ناشکری کرتی رہتی ہے

راشدہ بیگم کو اپنی دوسری بیٹیوں سے زیادہ علیزہ کی فکر رہتی ہے

ہر آئے دن علیزہ کی مہنگی چیزوں کے لیے ڈیمانڈ ہوتی ہے۔۔۔

ماں باپ سے ضدِ کر کے علیزہ نے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا ہے جس کی فیس اور باقی اخراجات کے لئے

_ رحمان صاحب دو دو نوکریاں کرنے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گلی سے نکل کر وہ باہر مین روڈ پر بس کا انتظار کرنے لگی,,,,غصے سے اس کا خون کھول رہا تھا وہ ایسی ہی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جلد غصہ ہو جانے والی۔

بس جلدی ہی آگئی اور نصیب اچھا تھا کہ آج اسے بیٹھنے کو جگہ بھی مل گئی

بس کی کھڑکی سے باہر وہ جدید ماڈل کی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر ان کی قسمت پھر رشک کرنے لگی اور خود کو کم تر,بد نصیب سمجھنے لگی,,,,,اسے یہ سوچ ستانے لگی کاش,,,,,!!!میں بھی کسی دولتمند گھرانے میں پیدا ہوتی,,,,انھی سوچوں میں گم اس کا مطلوبہ سٹاپ آگیا۔

بس سے اتر کر اس نے روڈ کراس کیا,,,,سامنے ہی یونیورسٹی کا بڑا گیٹ تھا۔

یونیورسٹی میں قدم رکھتے ہی اس کا سارا غصہ اور مایوسی ختم ہو گئی۔

دور سے ہی اسے اپنی دوست تحریم نظر آگئی جو ہاتھ ہلا کر اس کے نزدیک ہی آرہی تھی وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتی اسکی طرف بڑھ گئی۔

یار تم کہاں رہ گئی تھی سب سٹوڈنٹس کلاس میں چلے گئے ہیں اور ہم بہت لیٹ ہو گئے ہیں,,,,, تمھیں بتایا تھا نا پہلی کلاس سر اشعر کی ہے اور وہ لیٹ آنے والے سٹوڈنٹس کو کلاس میں نہیں آنے دیتے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

_ تحریم نے علیزہ کے قریب آ کر نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا

تمہاری طرح میرا بھی کوئی امیر باپ ہوتا تو میں بھی بسوں میں دھکے کھانے کے بجائے کار یا رکشہ میں ٹائم پر پہنچتی،،، علیزہ جو کہ صبح والی بات بھول چکی تھی پھر سے سوچ کر غصے سے بولنے لگی اور تحریم سے تھوڑا آگے ہو کر تیز تیز چلنے لگی۔

اچھا ٹھیک ہے اب تم پھر سے اپنی محرومیوں کا رونا مت رونے لگ جانا،،، اپنا موڈ ٹھیک کرو اور کلاس میں چلو۔

جب وہ دونوں کلاس میں پہنچی سب سٹوڈنٹس خوش گپیوں میں مصروف تھے وہ دونوں بھی ایک بینچ پر بیٹھ گئی

تحریم نے جب دیکھا علیزہ کا موڈ اب بھی خراب ہے ظ،،،، وہ اسے سمجھانے لگی۔

دیکھو علیزہ زندگی میں سب کچھ دولت ہی نہیں بلکہ پیار کرنے والے رشتے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

اور تم خدا کا شکر ادا کرو ہزاروں لاکھوں لوگوں سے زیادہ بہتر زندگی گزار رہی ہو۔

تمہارے ماں باپ بہت اچھے ہیں ان کی خدمت کرو اور قدر کرنا سیکھو۔

علیزہ چپ چاپ تحریم کی باتیں سنتی رہی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر اشعر کے کلاس میں داخل ہونے پر انکی توجہ کلاس کی طرف ہو گئی۔

اسلام علیکم

سر نے داخل ہو کر بلند آواز سے سلام کیا اور سب کو باری باری اپنا تعارف کروانے کا کہا,,,, پھر سر نے لیکچر دینا سٹارٹ کیا,,, جسے دونوں نے بہت توجہ سے نوٹ کیا۔

کلاس ختم ہونے کے بعد علیزہ نے تحریم سے کہا مجھے بہت بھوک لگی ہے, آؤ کینٹین چلتے ہیں۔

دونوں اپنے چیزیں سمیٹ کر کینٹین کی جانب چل ریں۔

یونیورسٹی میں پہلا دن ہونے کی وجہ سے زیادہ تر کلاسز آف تھیں جس کی وجہ سے کینٹین میں کافی رش تھی۔

تحریم اور علیزہ اپنی من پسند چیزیں لے کر جیسے ہی کینٹین سے نکلنے لگی اچانک علیزہ کی کسی سے زوردار ٹکر ہوئی اور اس کی کتابیں بر گر جوس سب زمین پر گر گیا۔

دکھتا نہیں,,, اندھے ہو کیا,,,, ؟؟؟؟

آنکھیں ہیں یا بٹن؟

غصے سے کہہ کر علیزہ جھک کر اپنی چیزیں سمیٹ کر بیگ میں ڈالنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہیلو۔۔۔! میڈم دیکھنے کی ضرورت مجھے نہیں آپ کو ہے,, اتنا لمبا چوڑا انسان آپ کو دکھ نہیں رہا؟؟

مقابل بھی کوئی معمولی شخص نہیں بلکہ سجان صدیقی تھا, جس نے چپ رہنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

لمبے چوڑے انسان ہیں تو کیا سب کو قدموں تلے روندھ کر چلتے جائیں گے؟؟؟

علیزہ بھی اب مقابلے پر اتر آئی۔

ان کی بحث اور لڑائی دیکھ کر بہت سے سٹوڈنٹس ارد گرد جمع ہو گئے۔

کتنا نقصان ہوا ہے آپکا؟؟؟

سجان اس جھگڑالو لڑکی کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھ۔

آپ کیا نقصان بھریں گے؟

آپ جیسے انسانوں کو نقصان کرنا آتا ہے بس دوسروں کا علیزہ نے دوبدو جواب دیا۔

اوہ۔۔! اب میں سمجھ گیا,,,, تم جیسی لڑکیاں میرے آگے پیچھے گھومتی ہیں اور ٹکرا کر بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں۔

سجان کی بات سن کر ہتک اور توہین کے احساس سے علیزہ کی چہرہ سرخ پڑنے لگا اور اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ تحریم جلدی سے اسے کھینچ کر باہر لے گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑو مجھے کیوں لے آئی تم مجھے بات کرنے دیتی اس بدتمیز انسان سے خود کو سمجھتا کیا ہے؟

جو سب لڑکیوں کو ایک جیسا بول رہا ہے,,,, علیزہ غصے سے تحریم پر چلانے لگی۔

بس کرو علیزہ غلطی تمہاری بھی ہے اگر معمولی ٹکر ہو گئی تھی,,,, کیا ضرورت تھی تمھیں اس سے بحث کرنے کی؟؟

تحریم علیزہ کو رسانیت سے سمجھانے لگی۔

ویسے بھی وہ اس یونیورسٹی کے امیر سٹوڈنٹس میں شامل ہے لڑکیاں اس کے آگے پیچھے گھومتی ہیں,, وہ سب کو ایک جیسا ہی سمجھے گا۔

اچھا اچھا بس کرو زیادہ اس کی امیری کی شان میں تقریر نہ کرو,,, علیزہ بیزاریت سے بولی۔

ٹھیک ہے باقی کلاسسز ویسے بھی آف ہیں آؤ گھر چلتے ہیں تحریم نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا اور اپنے بیگ سنبھال کر یونیورسٹی کا صدر دروازہ عبور کر گئیں۔

سجان صدیقی جو کہ کب سے ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ رہا تھا۔

علیزہ کے چہرے کے غصے میں بدلتے اتار چڑھاؤ سے محفوظ ہو رہا تھا۔ دونوں کے جاتے ہی اس نے اپنے دوست سے کہا,,,, مجھے اس لڑکی کی فل ڈیٹیلس چاہئیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا نام, کہاں رہتی ہے اور فون نمبر۔

اوکے ڈن۔۔۔! دو دن بعد سب مل جائے گا,,,اسکے دوست نے مکاری سے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی خوش ہو گیا۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کر بھی علیزہ کا موڈ آف رہا اور کچھ گرمی اور تھکن کا اثر بھی تھا

جب وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تو اس کی امی نے آواز دی کھانا تیار ہے۔

مجھے بھوک نہیں میں شام کو کھالوں گی یہ کہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

بستر پہ لیٹتے ہی اسے کینٹین والا واقعہ یاد آ گیا تو وہ نئے سرے سے جلنے کڑھنے لگی اور یہی سب سوچتے سوچتے وہ نیند کے وادی میں اتر گئی۔۔۔۔

شام میں عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ صحن میں تخت پر بیٹھ کر اپنی اسائنمنٹ بنانے لگی۔

دروازے پر دستک ہوئی پر علیزہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو راشدہ بیگم خود ہی کچن میں کام چھوڑ کر دروازہ کھولنے گئیں,,,کیوں کہ وہ جانتیں تھیں اپنی بیٹی کا مزاج جو ایک بار روٹھ جاتی تو ہفتوں بات کرنا بند کر دیتی تھی۔

اسلام علیکم!۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رحمان صاحب نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا وہ کام سے گھر واپس ائے تھے۔

واعلیکم سلام,,,جواب دے کر راشدہ بیگم واپس کچن میں چلی گئیں اپنے شوہر کے لئے پانی لانے۔۔

کیسی ہے میری بیٹی ؟؟؟رحمان صاحب نے تخت پر علیزہ کے پاس بیٹھتے ہوئے محبت سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہوں ابو علیزہ نے جواب دیا لیکن نظریں ہنوز کتاب پر جمائی رکھیں۔۔

راشدہ بیگم کچن سے پانی لے کر آ گئی۔

پانی پینے کے بعد رحمان صاحب نے اپنی جیب سے چند ہزار ہزار کے نوٹ نکال کر راشدہ بیگم کو تھمائے,,,,,یہ لو اس مہینے کی تنخواہ مل گئی ہے۔

راشدہ نے اللہ کا شکر ادا کر کے ان کے ہاتھ سے پیسے لیے اور دو ہزار نکال کر علیزہ کی طرف بڑھائے یہ لو پیسے,,,,تم کہہ رہی تھی نا کہ کپڑے لینے ہیں۔

لیکن امی یہ تو بس دو ہزار ہیں مجھے پانچ ہزار چاہیئے آپ کو پتا تو ہے آج کل کتنی مہنگائی ہے۔

علیزہ ابھی بجلی گیس کی بل دینے ہیں پھر کمیٹی بھی دینی ہے راشدہ نے علیزہ کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا,,,ٹھیک ہے امی میں انہی پیسوں پہ گزارا کر لوں گی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ مزید وضاحتیں نہ دیں علیزہ نے چڑ کہ کہا اور پیسے لے کر رکھ لیے۔

امی چپ چاپ کچن میں چلی گئی اور سوچنے لگی,,, دن بہ دن علیزہ کی خواہشات بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ بجائے غریب ماں باپ کا احساس کرنے کے اور پریشان کرتی ہے۔

علیزہ کو یونیورسٹی جاتے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔

اب وہ کافی حد تک ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔ اسکی اپنے بہت سے کلاس فیلوز سے دوستی بھی ہو گئی تھی۔

اس ایک مہینہ میں سجان نے علیزہ کی پوری معلومات حاصل کر لی تھی۔

وہ کہاں رہتی ہے,,, کیا کرتی ہے اور کس مزاج کی ہے؟؟؟ سب سے اہم معلومات جو اس کے ہاتھ لگی تھی وہ یہی تھی کہ علیزہ امیر لوگوں سے کافی متاثر ہوتی ہے اور خود بھی امیر ہونا چاہتی ہے۔

یہی سب سے اہم مہرا تھا جس کو استعمال کر کے وہ علیزہ کے قریب ہو سکتا تھا کیونکہ اس لڑکی کے حسن نے سجان صدیقی کا دن رات کا چین سکون چھین لیا تھا۔

وہ بے قرار رہنے لگا اور کسی بھی طرح اس سے دوستی کے بہانے ڈھونڈتا رہتا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دن بہت زیادہ گرمی تھی اور تحریم بھی یونیورسٹی نہ آئی تھی اس لئے وہ اکیلی یونیورسٹی سے نکلی,,, سڑک کے سائیڈ پر بس کا انتظار کرنے لگی۔ کافی دیر انتظار کے بعد بھی کوئی بس نام آئی اور نہ ہی دور دور تک بس آنے کے آثار تھے۔

سجان یونیورسٹی سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا,,, ڈرائیونگ کر کے مین روڈ پہ آیا گرمی اور تھکن سے اس کا برا حال تھا,,,, جیسے ہی اس کی نظر سڑک کے کنارے کھڑی علیزہ پہ پڑی تو اس کی ساری تھکاوٹ اور بیزاریت اڑن چھو ہو گئی۔

اسکے ذہن میں فوراً ایک خیال آیا اس سے بہتر موقع اسے نہیں ملے گا علیزہ سے دوستی بڑھانے کا,,,, اس خیال کے آتے ہی سجان نے گاڑی سڑک کے کنارے موڑ لی۔۔۔

کاندھے پر بیگ لٹکائے, سر پہ چادر جمائے وہ بس کا انتظار کر رہی تھی۔

جب ہی اس نے اپنے قریب ایک گاڑی کو رکتے دیکھا وہ چونک گئی لیکن گاڑی سے نکلتے سجان کو دیکھ کر علیزہ نے اپنا منہ بے رخی سے موڑ لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سجان دلچسپی سے اس منظر کو دیکھتے علیزہ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

مس علیزہ۔۔۔! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔

جی کہئیے! علیزہ نے بیزاریت سے جواب دیا۔

کہنا تھا,,,,وہ مجھے,,,,, sorry وہ اصل میں فرسٹ ڈے میں نے آپ سے کافی بدتمیزی,,,, آپ سے کردی تھی,,,, بعد میں مجھے میری غلطی کا احساس ہو گیا تھا جس پر میں کافی شرمندہ ہوں۔۔۔۔

سجان نے جان بوجھ کر اپنے لہجے میں جھجک پیدا کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

علیزہ کو اس وقت وہ اس سجان سے مختلف لگا,,, جو ہمیشہ لاپرواہ اور مغرور ساد کھائی دیتا تھا۔

وہ سوچنے لگی,,, اگر! ایک امیر لڑکا خود اس کے پاس معافی مانگنے آگیا ہے,,,, تو اسے مذید شرمندہ نہ کیا جائے۔

کوئی بات نہیں مگر,,,! آئندہ خیال رکھئیے گا۔۔۔۔ایک دوسرے کے احساسات اور جزبات کا خیال رکھنا ہماری ذمیداری ہے۔۔

علیزہ نے مغرورپن سے جواب دیا۔

جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیئے,,,,! میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔

سجان نے شائستگی سے آفر کی۔

علیزہ کا پہلے ہی تھکن اور گرمی سے برا حال تھا اور سجان کی چمچماتی سپورٹس کار دیکھ کر اس نے فوراً ہامی بھر لی۔

سجان اپنی کامیابی پر دل ہی دل میں مسکرایا اور جلدی سے فرنٹ ڈور کھول دیا,,,,علیزہ کے بیٹھتے ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور آگے بڑھ گیا۔

,,,,گاڑی میں چھائی خاموشی کو سجان کی گھمبیر آواز نے توڑا

کیا ایسا نہیں ہو سکتا,,,,؟ ہم اچھے دوست بن جائیں۔

علیزہ پہلے ہی سجان کے معافی مانگنے اور اتنی شاندار کار میں ڈراپ کرنے پہ خوش تھی,,,,اس کی دوستی کی آفر سن کر وہ اور بھی حیران ہوئی۔

میں آپ کو سوچ کر جواب دوں گی فلحال آپ ادھر سائیڈ پر گاڑی روک دیں۔

علیزہ نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ڈراپ کرنے کے لیے۔۔ thanks اور

دونوں sorry تو مجھے آپ کو کہنا چاہیے کیونکہ آپ نے میری آفر اور thank you!آہاں۔۔۔۔

accept کی

سجان نے شائستگی سے کہا۔

علیزہ ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ خداحافظ کہتی گاڑی سے اتر گئی۔

گلی میں داخل ہوتے وہ اتنی خوش تھی اسے یہ بھی نہ یاد رہا کہ سجان کو اس کے گھر کا اڈریس کیسے پتہ

چلا۔۔۔۔؟

گاڑی میں بیٹھے سجان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا اور سرشاری کے عالم میں گاڑی آگے بڑھا

لی۔۔۔

اگلے دن یونیورسٹی پہنچ کر علیزہ نے سجان سے ہونے والی گفتگو تحریم کو بتائی۔

تحریم علیزہ کو سمجھانے لگی,,,ٹھیک ہے اگر اس نے معافی مانگی تھی تو تم اسے معاف کر دیتی لیکن ایسے اس

کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوفوہ,,,! تحریم تم ایسے کہ رہی ہو جیسے میں ہر وقت اسی کے ساتھ گھومتی ہوں۔۔

علیزہ نے برا مناتے ہوئے کہا۔۔

اوکے,,,! چلو کلاس کی ٹائم ہو گیا ہے۔

تحریم نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

کمرے میں چاروں طرف ہلکی ہلکی روشنی چھائی ہوئی تھی,, ساتھ ہی پورا کمرہ خوشبو سے مہک رہا تھا بیڈ پر

ایک ناآشنا حسن پاؤں پھیلائے سو رہا تھا۔

موبائل کی گھنٹی بجی تو وہ بمشکل آنکھیں کھول پایا۔

ہیلو۔۔! وہ نیم نیند میں تھا۔

ہیلو کے بچے کب سے تجھے فون کر رہا ہوں۔

پک کیوں نہیں کر رہا؟؟؟

وہ میں سو رہا تھا اس لیے نہیں کر سکا پک۔۔۔ وہ بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اب اٹھ کر تیار ہو جا جلدی میں تیرے گھر پہنچ رہا ہوں اس کا دوست بولا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ تیار کھڑا تھا؟۔

ہاف شولڈر شرٹ پہنے وہ کافی چمک رہا تھا۔۔ sky blue بلیک ٹائٹ جینز پر

سجان کو دیکھ کر لڑکیاں منٹوں میں اس پر فدا ہو جاتی تھیں۔

علی (سجان کا دوست) بھی آ چکا تھا

یار آج تو کافی چمک رہا ہے۔

پارٹی میں دیکھتے ہی لڑکیاں تجھ پر مر مٹیں گی۔

علی نے سجان کو سراہتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا

لڑکیوں کے بارے میں سوچتا کون ہے؟؟؟ تو ہے نا اس کام کے لیے۔۔۔

ویسے میں کبھی کبھی سوچتا ہوں

لڑکی ہو گی جو تیری قسمت میں ہو گی۔ سجان علی کو غصہ دلانا چاہتا تھا unlucky وہ کون سی

بڑا ہی کمینہ ہے یار تو,,, میں تیری تعریف کر رہا ہوں اور تو ہے کہ,,, میرے پیچھے پڑا ہے۔ شرم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آتی تجھے؟

علی آگ بگولا ہونے لگا۔

اچھا یار میں تو مذاق کر رہا تھا اب اپنے منہ کے زاویے درست کر اور چل چلتے ہیں۔ پارٹی میں سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔

اور پھر دونوں سجان کی چمکتی ہوئی کار میں بیٹھ گئے۔۔۔

جب وہ دونوں پارٹی میں پہنچے تو پارٹی اپنے عروج پر تھی۔

لڑکے لڑکیاں ڈانس میں مصروف تھے۔

ایک وقت تھا جب ہوا کی بیٹی اپنا ایک بال بھی غیر محرم کو دکھانا گوارا نہ کرتی تھی اور آج آدھا لباس پہنے اپنے جسم کی نمائش کر کے غیر محرم کی باہوں میں جھول رہی ہیں۔

یہ ہمارے معاشرے کا وہ پڑھا لکھا طبقہ ہے جن میں سے زیادہ تر کے والدین مذہبی تقاریر میں شرکت کرتے نظر آتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سجان اور اس کے دوستوں نے قدرے پر سکون گوشہ منتخب کیا اور اپنے اپنے ڈرنک کے گلاس لے کر بیٹھ گئے۔

کیا بات ہے سجان آج کل بہت کم نظر آتے ہو۔ مظہر (سجان کے دوست) نے گلاس سجان کو تھماتے ہوئے کہ۔

کہیں کوئی نیا مال تو نہیں لگ گیا تمہارے ہاتھ علی نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا۔

ہاں بالکل,, !مال تو بہت حسین ہاتھ لگا ہے سجان کے تصور میں علیزہ کا خوبصورت چہرہ اور جسم آ گیا اور وہ مسکرانے لگا۔

ملے گا دانیال جو کب سے خاموش بیٹھا ان سب کی گفتگو سن share کیا ہمیں بھی کچھ great!,,,,اوہ رہا تھا۔ بے چینی سے پوچھنے لگا۔

نہیں کرتا سختی سے کہ کر سجان share بالکل بھی نہیں سجان صدیقی اپنی پسندیدہ چیزیں کسی سے بھی نے ڈرنک کا گلاس اپنے لبوں سے لگا لیا

سجان کا بدلتا موڈ دیکھ کر باقی سب بھی چپ کر گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر سے نکل کر سٹاپ پر اپنی بس کا انتظار کر رہی تھی کہ سجان کی چمکتی سپورٹس کار اس کے نزدیک رکی۔

آپ نے thanks سجان نے علیزہ کے لیے فرنٹ ڈور کھولا وہ مسکراتی ہوئی بلا جھجک گاڑی میں بیٹھ گئی۔

مجھے لفٹ دی علیزہ نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔

کوئی بات نہیں میں بھی یونیورسٹی ہی جا رہا تھا یہاں سے گزرتے ہوئے سوچا کہ آپ کو بھی پک کر لوں۔ سجان نے ہلکے پھلکے انداز میں اپنی توجہ ڈرائیونگ پر رکھتے ہوئے کہا۔

کی تھی جسکا آپ نے جواب نہیں دیا۔ request میں نے آپ سے ایک

سجان نے بات کا رخ بدل کر اپنے مطلب کی بات کی۔

کرلی ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ request accept میں نے آپکی

اب ہم دوست ہیں سجان نے خوشی سے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

جسے علیزہ نے معصومیت سے تھام لیا۔

yes we are friends.,.,.,.,

سجان اپنی کامیابی پر سرشار ہو کر مسکراتا چلا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیزہ اور سجان کی دوستی دن بہ دن بڑھنے لگی۔

دونوں ایک دوسرے کے قریب آنے لگے۔

یونیورسٹی میں ہر وقت ساتھ دیکھے جاتے۔

علیزہ اب گھر میں بھی خوش رہنے لگی۔

اس کے معصوم ماں باپ یہی سمجھتے کہ ان کی

بیٹی بدل گئی ہے اس کی سوچ میں مثبت تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔

شروع شروع میں تحریم نے علیزہ کو بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کا غصہ اور ناراضگی دیکھ کر اس نے بھی سمجھانا چھوڑ دیا اور کنارہ کش اختیار کرلی۔

کیوں کہ علیزہ نے اپنے ذہن میں یہ سوچ پال لی تھی۔ وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے ہے اور کسی امیر مرد سے دوستی کرکے اپنی زندگی کا کچھ ٹائم انجوائے کرلینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سجان نے علیزہ کو بہت مہنگی شاپنگ کروائی اور موبائل بھی رلوادیا۔ جس کا اس نے گھر میں یہ بتایا کہ یونیورسٹی میں نئے دوست بنے ہیں انہوں نے گفٹس دیے۔

ان باتوں سے وہ باقی گھر والوں کو مطمئن کر لیتی لیکن راشدہ بیگم کو نہیں کر سکتی تھی۔

وہ ماں تھیں اپنی بیٹی کے بدلتے رنگ ڈھنگ دیکھ کر ان کا دل کچھ بے سکون سا رہنے لگا تھا۔

پھر بھی وہ اپنے ذہن سے تمام منفی خیالات جھٹک کر اپنی بیٹی کے سدا خوش رہنے کی دعائیں کرتیں۔۔۔

سجان کا دل اب رفتہ رفتہ علیزہ سے بھرنے لگا تھا۔

وہ ان مردوں میں سے تھا جو عورت کی خوبصورتی پہ مرمٹتے اس پر خرچہ کرنے کے بعد ان سب کچھ سود سمیت وصول کرتے اور چلتے بنتے۔

سجان کو بھی اپنی جھوٹی محبت اور عنایات کی وصولی چاہیئے تھی۔

اور جلد ہی اسے اپنی بھیانک سوچ پر عمل کرنے کا موقع مل گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دن موسم بہت اچھا تھا آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوا تھے۔

علیزہ اور سجان یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے تھے۔

علیزہ تمھیں یاد ہے آج کیا ڈیٹ ہے ؟؟؟

,,,,,سجان نے کچھ سوچتے ہوئے علیزہ سے پوچھا

ہاں۔۔۔!آج 15 اپریل ہے۔

علیزہ نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا۔
ہممممممم۔

اس کا مطلب آج سے ٹھیک پانچ دن بعد میری پرنسس کی سالگرہ ہے۔

سجان نے علیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اوہ,,,,,آپ کو یاد ہے ؟

علیزہ نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بھئی۔۔۔۔۔کیسے نہ یاد ہو تم سے جڑی ہوئی ہر بات مجھے یاد رہتی ہے۔

آخر تم جان ہو میری۔۔۔

سجان نے کمال مہارت سے اپنے لہجے کو میٹھا بناتے ہوئے کہا۔۔

نہیں منائی۔ birthday لیکن میں نے تو کبھی بھی اپنی

علیزہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔

اور ایسی کرونگا کہ تم ساری زندگی یادرکھو celebrate میں کرونگا birthday اس بار تمہاری گی۔

سجان نے دل ہی دل میں اپنا پروگرام سوچتے ہوئے کہ۔

علیزہ کسی بھی انجام سے بے خبر سجان کی بات پر خوش ہو گئی۔۔۔

تہ شدہ تاریخ پہ سجان نے علیزہ کو پک کیا اور اپنا لایا ہوا ڈریس اسے دیتے ہوئے پارلر ڈراپ کر دیا,, جہاں اس نے پہلے سے ہی اپوائنٹمنٹ لے رکھی تھی۔۔

تیار ہونے کے بعد علیزہ سجان کا انتظار کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتائے ہوئے ٹائم کے مطابق سجان علیزہ کو لینے آگیا تھا۔

اس نے علیزہ کو کال کر کے باہر آنے کو کہا۔

علیزہ جب پارلر سے نکلی تو سجان اس کا سجا سنوار روپ دیکھ کر پلکیں جھپکنا بھول گیا۔

خوبصورت تو وہ پہلے بھی تھی لیکن بیوٹیشن کے ماہر ہاتھوں نے اس کے دلکش خدوخال کو اور بھی حسین بنا دیا تھا۔

بلیک رنگ کی فینسی ساڑھی جس کے سلیولیس بلاؤز میں سفید رنگوں کا انتہائی دلکش اور نازک کام کیا ہوا تھا اور اسی کی ہم رنگ جیولری پہنے وہ سجان کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی۔

علیزہ سجان کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی یہ پسندیدگی کس مقصد کے لیے ہے۔۔۔

چلیں اب یا یہی بیہوش ہونے کا ارادہ ہے۔ وہ ایک ادا سے چلتی ہوئی سجان کے قریب آکر کہنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آں ہاں۔۔۔۔۔۔! چلو چلیں سجان نے اپنی سوچوں سے نکل کر فرنٹ ڈور کھولا,,, علیزہ کے بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھادی۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل میرے خوابوں کی شہزادی لگ رہی ہو۔

سجان نے علیزہ کا نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔علیزہ کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکان بکھر گئی۔۔۔

سجان نے گاڑی ایک مشہور فائیو سٹار ہوٹل کے سامنے پارک کی۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟؟

علیزہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

سرپرائز ہے میری جان آپ کے لیے آج میں تمام دن تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔

سجان کی اتنی محبتیں دیکھ کر علیزہ نہال ہوگئی اور کسی بھی بات سے بے خبر سجان کے ساتھ ہوٹل کی جانب چل دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوٹل میں داخل ہو کر سجان نے ریسپشنسٹ سے کہہ کر اپنے پہلے سے بک کروائے روم کی چابی لی اور علیزہ کا ہاتھ تھام کر روم کی طرف چل دیا۔

کمرے میں پہنچ کر علیزہ کو تھوڑا عجیب لگا,,, کمرہ بہت خوبصورت اور بڑا تھا لیکن کہیں سے بھی برتھڈے سیلیبریشن کے لیے ڈیکوریٹ نہیں لگ رہا تھا۔

پہلے اس نے سجان سے پوچھنا چاہا لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کیا پتہ کوئی سرپرائز دینا چاہتا ہو۔

تم واشروم جا کر فریش ہو جاؤ پھر مل کر جوس پیتے ہیں۔

سجان محبت سے علیزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے واشروم جاتے ہی سجان نے پہلے سے منگوائے دو جوس کے گلاس میں سے ایک میں کچھ دوا ملائی اور شیشی کو واپس پاکٹ میں چھپا لیا۔ بےچینی سے علیزہ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

علیزہ جب نکلی تو سجان نے اسے اپنے پاس بیڈ پہ بٹھا دیا وہ سجان کے اتنا نزدیک آنے پہ تھوڑا گھبرا گئی۔

سجان نے جب اسے جوس کا گلاس دیا وہ نارمل ہو کر گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جوس ختم کرنے کے کچھ دیر بعد اسے اپنا سر بھاری محسوس ہونے لگا اور اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔

بیہوشی میں جانے سے پہلے اس نے جو آخری منظر دیکھا سجان اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے بہت قریب آچکا تھا۔۔۔۔۔اس کے چہرے پہ بہت خطرناک مسکراہٹ تھی۔۔۔

علیزہ کی جب آنکھ کھلی اسے کچھ سمجھ نہ آیا وہ کہاں ہے جیسے جیسے اس کا ذہن ہوش کی دنیا میں واپس آیا اسے سب یاد آنے لگا اور وہ فوراً اٹھ بیٹھی اپنے وجود کی بکھری حالت دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا۔۔۔

اسے کمرے کی چھت اپنے اوپر گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

یہ سوچ کر اس کے جسم سے جان نکل رہی تھی سجان اس کی عزت کو داغدار کر چکا ہے۔

اسے اب سمجھ آنے لگا جس جھوٹی محبت اور دولت کے پیچھے وہ بھاگ رہی تھی وہ تو اس کے ہاتھ نہ آئی لیکن اس کے پاس جو سب سے قیمتی شے اس کی عزت تھی وہ بھی چلی گئی۔

اس نے کمرے میں ادھر اودھر دیکھا سجان کہیں بھی نہیں تھا اسے اب ہونا بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی حوس پوری کر کے جا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا وہ سیل فون بھی نہیں تھا جو اسے سجان نے دیا تھا۔

جیسے تیسے کر کے اس نے اپنی ٹوٹی بکھری حالت درست کی اور اپنے بیگ سے نکال کر وہ چادر اوڑھی جو وہ صبح گھر سے اوڑھ کر نکلی تھی۔

اسے اپنے وجود سے نفرت ہو رہی تھی۔

وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگی اپنی لٹی ہوئی عزت کا ماتم کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی نظروں کے سامنے اس کے شریف ماں باپ کا چہرہ آ گیا۔

اسے اپنی امی کی ایک ایک بات یاد آنے لگی وہ کیوں اسے چادر اوڑھنے کا بولتی اور انجان مرد پر اعتماد کرنے سے منع کرتی تھیں۔۔

اس نے یہ سب سوچتے ٹائم دیکھا جہاں گھڑی رات کے 8 بجا رہی تھی۔

وہ سارا دن گھر سے باہر رہی اس کے ماں باپ کا کیا حال ہوا ہو گا؟؟

لیکن وہ کس منہ سے گھر جائے گی۔؟؟؟؟

شاید اب تو امی ابو بھی مجھے قبول نہیں کریں۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے کچھ سوچا اور دل میں ایک فیصلہ کر کے وہ اپنے آپ کو گھسیٹتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

ہوٹل سے باہر نکل کر اس نے دیکھا سب ویسا ہی معمول کے مطابق چل رہا تھا۔

صرف علیزہ پر قیامت ٹوٹی تھی۔

وہ اپنی سوچوں میں گم بھاری قدموں سے چلتی بہت دور نکل آئی۔۔۔

ایک سنسان سڑک پہ جہاں کوئی نہیں تھا صرف اکا دکا گاڑیاں چل رہی تھیں۔

وہ اپنے کلینک میں بیٹھا مریضوں کا چیک اپ کر رہا تھا۔

آج وہ بہت لیٹ ہو گیا۔۔

جلدی سے اس نے آخری مریض کو چیک

چیک کر کے دوا لکھ کر دی اپنا ضروری کام ختم کر کے موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھائیں چوکیدار کو کلینک بند کرنے کی ہدایت دے کر اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جلدی سے کار سٹارٹ کی اسے گھر پہنچنے کی بہت جلدی تھی کیوں کہ اس کی کل کائنات اس کا انتظار کر رہی تھی۔

جو اسے دیکھے بغیر رات کو نہ سوتی تھی۔

رات کے وقت سڑک پر زیادہ ٹریفک نہیں ہوتی تھی۔

اس لیے وہ کار تیزی سے ڈرائیو کرنے لگا تاکہ جلدی گھر پہنچ سکے۔

اچانک اس کی گاڑی کے سامنے کوئی آگیا اس نے بروقت بریک لگائی اور اکسیڈینٹ ہونے سے بچ گیا؟۔۔۔

وہ فوراً گاڑی سے اترا اور غصے میں کہنے لگا۔۔۔مرنے کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو میری گاڑی کے سامنے کیوں آئے۔کسی اونچی جگہ سے,,,,الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے دیکھا گاڑی کے سامنے آنے والا کوئی مرد نہیں لڑکی ہے۔

جو کوئی بھی تھی زمین پر بیٹھی اپنے زخمی پاؤں کا جائزہ لے رہی تھی اس کا چہرہ چادر میرے چھپا ہونے کی وجہ سے وہ نہیں دیکھ سکا تھا۔۔

محترمہ آپ ٹھیک تو ہیں,,,آپ کو زیادہ لگی تو نہیں؟؟؟

اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔

علیزہ نے چادر سے مذید اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے کہا۔

اتنی رات کو آپ کہاں جا رہی ہیں وہ بھی اکیلے؟؟؟؟؟

اجنبی نے فکر مندی سے پوچھا۔

ادھر نزدیک میں ہی جانا ہے علیزہ نے سنبھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

آیئے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں اسنے اسکے زخمی پاؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

علیزہ کو ایک بار پھر سے کچھ مہینے پہلے سجان صدیقی سے ہوئی پہلی ملاقات کا منظر یاد آ گیا۔

بہت شکریہ،،،،میں ٹھیک ہوں۔۔۔

خود چل کر جا سکتی ہوں۔

علیزہ نے بے رخی سے جواب دیا اور آگے چلنے لگی۔

لیکن اجنبی بہت ڈھیٹ تھا پھر بھی اس کے پیچھے چل کر آیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیئے محترمہ آپ زخمی ہیں آپ کو مدد کی ضرورت ہے اس طرح رات کے اس پہر آپ کو اکیلا چھوڑ کر جانا,,,,,,,,,,میری غیرت گوارا نہیں کرتی۔

آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں میں ایک شریف انسان ہوں اس کے علاوہ میں ایک ڈاکٹر بھی ہوں, یہاں پاس ہی میں میرا کلینک ہے سینکڑوں لوگ مجھے جانتے ہیں اس شہر میں۔۔۔

اجنبی اپنی صفائی تفصیل سے بیان کرنے لگا۔

علیزہ دل میں سوچنے لگی جہاں اب اس نے جانا تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ جگہ کہاں ہے اس اجنبی پر بھروسہ کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

ناچار وہ اس کے ساتھ ہو گئی۔

اجنبی نے اس کے لیے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کے لیے دروازہ کھولا۔

علیزہ کو اس بات سے اطمینان ہوا کہ وہ کوئی شریف ہی انسان ہے۔

اسے سجان کی گاڑی میں پہلی مرتبہ بیٹھنے والا منظر یاد آگیا

وہ کیسے غیر مرد کے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھ گئی تھی۔

وہ سب یعنی کر کے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں جانا ہے آپ کو؟؟؟

اجنبی کی آواز سن کر علیزہ چونکی اور اپنی سوچوں سے باہر آئی اور اپنا پتہ بتانے سے ہچکچانے لگی۔

لیکن پھر اس نے بہت ہمت کر کے کہ دیا۔

ریڈ لائیٹ ایریا میں لے جائیں۔

لڑکی کا جواب سن کر اجنبی حیرت سے اس کی طرف مڑا۔۔۔۔۔۔

کیا ہیییا؟؟؟؟

کیا کہا آپ نے؟؟؟

آپ یہ جانا چاہتی ہیں؟؟؟

ج۔۔میں نے یہی کہا اس نے ازلی اعتمادی سے جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن کیوں؟؟؟

وہ اب تک حیران تھا۔

کیوں کہ میں ادھر کی رہنے والی ہوں اس نے نگاہیں جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

اجنبی سوچ میں پڑ گیا۔ کیوں کہ لڑکی کہیں سے بھی اس ایریا سے تعلق رکھنے والی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ ایک ذہین انسان تھا دنیا دیکھ رکھی تھی اس نے بھی,,,,اگر وہ اس جگہ سے تعلق رکھنے والی ضرور اپنے حسن کے ڈورے ڈالتی اس طرح خود کو چھپا کر ڈری سہمی نہ ہوتی۔۔۔

آخر اس نے اپنے دماغ میں ایک منصوبہ بنایا اور چپ چاپ ڈرائیو کرنے لگا۔

علیزہ سوچنے لگی وہ اس گندی جگہ کیسے رہے گی۔؟؟؟

لیکن اب ماں باپ کے پاس واپس جا کر بھی کیا کرے گی؟؟؟

اتنی بدنامی کے بعد دنیا والے تانے مار مار کر اس کے ماں باپ اور بہنوں کا جینا بھی مشکل بنا دیں گے۔

اس کے گناہ کی سزا ان سب کو بھی ملتی۔۔۔ آج وہ سب رشتے اسے عزیز ہو گئے جن سے وہ سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی اور نہ ان کی پرواہ کرتی تھی۔

وہ اپنی سوچوں میں گم باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی سوچوں کا تسلسل اس وقت ٹوٹا جب گاڑی ایک پولیس سٹیشن سے تھوڑا دور رک گئی۔

آپ مجھے یہاں کیوں لے آئے ہیں؟؟؟

اب حیران ہونے کی باری علیزہ کی تھی۔

کیوں کہ آپ مجھے سچ نہیں بتا رہیں۔۔۔اب پولیس والے ہی آپ سے سچ پوچھیں گے۔

اجنبی نے سکون سے جواب دیا۔

کون سا سچ جاننا چاہ رہے ہیں آپ پولیس کا نام سن کر علیزہ بہت گھبرا گئی تھی۔

یہی کہ آپ کا تعلق کہاں,,,,,,

آپ کو بتایا تو ہے جہاں مجھے جانا ہے

اس نے تیزی سے بات کاٹ کر جواب دیا۔

پھر تو آپ کو خوشی ہونی چاہیے کیوں کہ رات کے اس پہر ڈیوٹی پر معمور کانسٹبل آپ کو اچھا معاوضہ دیں گے۔

میں نے آپ کی مدد بھی کر دی اور آپ کو اچھا بہترین گاہک بھی ڈھونڈ دیے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں۔۔۔۔نہیں یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔؟؟

میں ایسی لڑکی نہیں جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔

علیزہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

وہ باقاعدہ رونے لگی۔

آپ کو خدا کا واسطہ ہے مجھے یہاں نہ چھوڑ کر جائیں۔

وہ منتیں کرنے لگی۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔میں آپ کو لے چلتا ہوں یہاں سے لیکن ایک شرط پر آپ کو مجھے سچ بتانا ہوگا۔

میں آپ کو سچ بتاتی ہوں پلیز یہاں سے چلیں وہ جلدی جلدی بولنے لگی۔

علیزہ کی بات سن کر اجنبی نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے دور لے گیا۔

میرا نام علیزہ ہے۔میں بے سہارا ہوں میرا کوئی گھر نہیں۔اس نے ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے پھر بھی جھوٹ ہی بولا۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر مطمئن تو نہ ہوا لیکن خاموش رہا۔کچھ توقف کے بعد بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ڈاکٹر عمار ہوں۔میں یہ نہیں کہتا کہ میں بہت اچھا ہوں ہر انسان کی طرح مجھ میں بھی اچھائیاں اور برائیاں ہیں لیکن میں عورتوں کی بہت عزت کرتا ہوں۔

جب آپ نے مجھے بازار حسن میں جانے کا کہا تو میں سمجھ گیا تھا آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔خیر سچ تو آپ نے اب بھی نہیں بتایا لیکن یہ جھوٹ پہلے جھوٹ سے بہتر ہے۔

عمار کی آخری بات پر علیزہ حیران ہو کر سوچنے لگی۔کہیں اس شخص کو ٹیلی پیتھی تو نہیں آتی اسے کیسے پتہ چلا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔

انہی سوچوں میں گم تھی جب گاڑی ایک بنگلے کے سامنے رکی ڈاکٹر عمار نے ہارن بجایا چوکیدار کے گیٹ کھولنے پر وہ گاڑی اندر لے گئے۔

گاڑی سے اترنے کے بعد علیزہ کے لیے ڈور کھولا لیکن علیزہ اترنے کے بجائے کچھ گھبرانے لگی۔

اس کی گھبراہٹ کو عمار نے فوراً محسوس کر لیا۔

آپ گھبرائیں نہیں مجھ پر مکمل اعتبار کر سکتی ہیں میں یہاں اکیلا نہیں رہتا۔میری فیملی بھی ہے۔

عمار کی بات سے علیزہ کو تھوڑا حوصلہ ہوا اور وہ گاڑی سے اتر گئی۔

ڈاکٹر عمار کے پیچھے گھر کے اندر چلی گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر جتنا باہر سے خوبصورت تھا اس سے کہیں زیادہ اندر سے خوبصورت اور ڈیکوریٹ تھا۔

ایسا گھر وہ کبھی اپنے خوابوں میں دیکھتی تھی اور آج حقیقت میں دیکھا بھی تو کس حال میں۔؟؟؟

ڈاکٹر عمار نے ڈرائنگ روم میں اسے ایک طرف صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔

بیٹھ جائیں علیزہ اسے آپ اپنا ہی گھر سمجھیں یہاں آپ محفوظ ہیں۔

علیزہ شکریہ ادا کرتی بیٹھ گئی۔

اتنے میں ایک 4 یا 5 سال کی خوبصورت بچی سی دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

پاپا۔۔۔۔پاپا آ گئے۔۔۔

بچی عمار کے گلے لگ گئی۔اس نے بچی کو اپنے پاس بٹھایا اور پیار سے اس کی پیشانی چومی۔

کیسی ہے میری بیٹی,,,,آج پاپا کو کتنا مسسس کیا آپ نے؟؟؟

میں نے آپ کو بہت مسس کیا آج اور میں نے کھانا بھی کھالیا تھا اور دودھ بھی پی لیا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

https://crazyfansofnovel.com/

fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ کر عمار نے بچی کی ناک دبائی جس سے بچی کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔ good girl اوہ۔۔۔۔

یہ کون ہیں پاپا؟؟؟؟

اس سب عرصے میں علیزہ جو خاموش بیٹھی تھی بچی کے سوال پر چونکی۔

یہھھھ ؟؟؟ یہ آپ کی آپی ہیں کچھ دن ہمارے ساتھ رہیں گی۔

مس علیزہ یہ میری بیٹی امائمہ ہے میری کل کائنات عمار نے محبت سے بچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور آپ نے آپی کو تنگ بالکل نہیں کرنا۔

اوکے پاپا۔۔۔۔بچی نے تائیدی انداز میں کہا۔

کچھ دیر بعد ایک بزرگ خاتون اندر داخل ہوئیں ان کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں جوس سے بھرا جگ

اور گلاس تھے۔

اسلام علیکم بوا!

وعلیکم سلام۔جیتے رہو بیٹا آج بہت دیر لگادی خاتون نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

اور یہ کون ہیں۔؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بواسانس تو لینے دیں ایک ساتھ آپ نے اتنے سوال پوچھ لیے ہیں۔

پہلے آپ مجھے اور علیزہ کو جوس پلائیں پھر میں آپ کو بتاؤنگا۔

عمار کی بات پر بوا مسکرائیں اور گلاس میں جوس ڈال کر ایک علیزہ کو اور ایک گلاس عمار کو پیش کیا۔

جوس کا ایک گھونٹ پیتے ہی اسے خیال آیا وہ صبح سے بھوکی اور پیاسی ہے۔

اس نے سارا جوس ختم کر کے گلاس ٹیبل پر رکھا اب اسے اپنی انرجی بحال ہوتی محسوس ہوئی۔

بوا یہ علیزہ ہیں انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے اور یہ بے سہارا ہیں اور کچھ دن آپ انکا خیال رکھیں گی۔

عمار نے گلاس ٹیبل پہ رکھ کر بات آغاز کیا۔

علیزہ آپ کو کوئی بھی پریشانی ہو یا کچھ ضرورت ہے تو آپ مجھے اور بوا کو کہ سکتی ہیں۔اور مجھے بھی۔۔۔امائمہ نے علیزہ کے پاس آ کر اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

علیزہ اس کی بات پر مسکرا دی عمار اور بوا بھی ہنسنے لگے۔

کھانا لگا دیں بہت بھوک لگی ہے عمار نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور شاید وہ فریش ہونے چلا گیا۔

عمار کے جانے کے بعد بوا علیزہ کے پاس آئیں اور شفقت سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بھی پریشانی ہو مجھے بتانا تم میری بیٹیوں جیسی ہو اتنے پیار پر علیزہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔

نہ میری بچی رونا نہیں ہم ہیں نا تمھارے ساتھ آج علیزہ کو اپنا گھر اور اپنے ماں باپ بہت یاد آئے۔

آج وہ بہت پچھتا رہی تھی۔

آجاؤ میں تمہیں کمرہ دکھاؤں تاکہ تم منہ ہاتھ دھولو اور پھر کھانا کھانے آجاؤ۔

بوا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور اپنے ساتھ ایک کمرے میں لے آئیں۔

وہ واشروم ہے تم جلدی سے آجاؤ۔

واشروم کا دروازہ بند کر کے وہ بے تحاشہ رونے لگی وہ ساتھ روتی اور اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی اپنے سارے آنسو پانی کے ذریعے بہا لینے کے بعد اس نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں لال ہو گئی تھیں۔

اسے اپنی گردن پر زخموں کے نشان نظر آئے۔

سجان صدیقی نے اس کے جسم کے ساتھ اس کی روح کو بھی نوچ کر داغدار کر دیا تھا۔

بہت سارا رو لینے اور دل ہلکا کرنے کے بعد باہر نکلی۔

اپنے آپ کو چادر سے اچھی طرح چھپا کر جب وہ کمرے سے نکلی اسے نہیں پتہ تھا کس سمت جائے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے اندازے سے چلتی وہ کچن میں آگئی جہاں کھٹ پھٹ کی آوازیں آرہی تھیں بوا کام کر رہی تھیں۔

ارے۔۔۔میری بچی تم یہاں کیوں آگئی جا کر کھانا کھاؤ انہوں نے اسے محبت سے کہا اور خود ہی اسے ڈائننگ ٹیبل پر چھوڑ کر آئیں جہاں عمار پہلے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ جھجکتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

لیجیئے مس علیزہ اپنے لیے کھانا نکالیں۔

عمار نے اس کی طرف ایک ڈونگا بڑھایا۔

جس میں سے علیزہ نے اپنے لیے تھوڑا سا سالن نکالا اور بے دلی سے کھانے لگی۔

عمار نے نوٹ کیا وہ کھانا کھانے میں جھجک رہی ہے اس نے اپنی پلیٹ میں کھانا نکالا۔

میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں کچھ کام بھی کرونگا۔آپ آرام سے پیٹ بھر کر کھائیں یہ کہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا دیے۔

علیزہ کو سچ میں بہت بھوک لگی تھی اور کمزوری بھی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے کھانا کھایا اور برتن کچن میں لے کر جانے لگی تو بوا نے اسے منع کر دیا اور کمرے میں بھیج دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی کمرے میں آکر وہ بستر پہ لیٹ گئی اسے اپنے جسم میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

وہ اپنے مستقبل کو سوچ کر بہت پریشان تھی۔

ساری رات وہ سو نہ سکی صبح آذان کی آواز سن کر وہ جاگی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔

آج اسے اس رب کا خیال آیا جس سے وہ ہمیشہ گلے شکوے کرتی تھی۔

وہ رو رو کر گڑگڑا کر دعائیں کرنے لگی۔

اپنے گناہ کی معافی مانگنے لگی۔

نماز سے فارغ ہو کر وہ باہر آئی کچن میں جہاں بوا ناشتہ بنانے کی تیاری کر رہی تھیں وہ بھی ان کے منع کرنے کے باوجود مدد کروانے لگی۔

علیزہ کو گھر سے غائب ہوئے دو دن ہو گئے تھے۔

اس کے ماں باپ بہنیں سب بہت پریشان تھے۔

رحمان صاحب اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے تھے لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہر کا کوئی ہسپتال نہ چھوڑا تھا۔

اس کی یونیورسٹی اور دوستوں سے بھی پوچھ لیا تھا۔کسی کو بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔

ایک توجوان بیٹی کی گمشدگی اور رشتہ داروں کی باتیں اور تانوں نے انہیں بہت کمزور کر دیا تھا۔

وہ بیمار رہنے لگے تھے۔

ایسے ہی جب وہ ایک دن بیمار ہو کر بستر پہ پڑے تھے۔

راشدہ بیگم ان کے پاس آ بیٹھیں۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو,,,,آپ نے خود کو کیوں روگ لگا لیا ہے؟؟؟

وہ منحوس ماری تو چلی گئی ہمارے منہ پر کالک مل کر ماں باپ کا ذرا احساس نہ کیا۔ایسی اولاد سے تو خدا بے اولاد ہی رکھتا۔

آپ کو کتنا سمجھاتی تھی میں کہ مت بھیجیں اسے یونیورسٹی,,,,لیکن آپ کی آنکھوں پر تو بیٹی کی محبت کی پٹی بندھ گئی تھی۔

راشدہ غصے میں بولے جا رہی تھی بنا یہ جانے کہ رحمان صاحب کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔

چپ کر جاؤ۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تم سے کہہ رہا ہوں تم اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالنا میری بیٹی کے خلاف۔۔۔۔

وہ میری بیٹی ہے مجھے اس پر یقین ہے وہ کچھ غلط نہیں کر سکتی وہ ضرور کسی مشکل میں ہے۔

آج کے بعد اگر تم نے میری بیٹی کو تم نے برا بھلا یا غلط کہا تو بہت برا ہوگا۔

رحمان صاحب اونچی آواز میں بولنے لگے اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔

ان کے سینے میں بائیں جانب شدید درد کی لہر اٹھی۔ان کا تنفس خطرناک حد تک تیز ہو گیا تھا۔

شوہر کی بگڑتی حالت دیکھ کر راشدہ ان کے پاس آئی۔اور اپنی بیٹیوں کو آوازیں دینے لگیں۔شور کی آواز سن شیزہ اور ونیزہ دوڑ کر کمرے

میں آئیں۔

شیزہ۔۔۔شیزہ باپ کے لیے پانی لاؤ۔۔۔۔۔

ونیزہ گلی کے دروازے کی طرف دوڑی ڈاکٹر کو بلانے کے لیے۔

رحمان صاحب نے ایک دو سانسیں مدیدلی اٹکتی ٹوٹتی سانسوں کے درمیان بھی علیزہ کا نام پکارا اور خاموش ہو گئے۔

ڈاکٹر نے آکر چیک کیا اور بتایا دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے وہ چل بسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ خبر سن کر ماں بیٹیوں کے قدموں تلے سے زمین ہی نکل گئی۔

سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔

جوان بیٹی کے لاپتہ ہو جانے اور شوہر کے اچانک دنیا سے چلے جانے کی وجہ سے راشدہ بیگم بہت ٹوٹ چکی تھیں۔

وہ جو ایک صابر عورت تھیں اب انکو صبر نہ آتا تھا۔وہ سارا دن روتی رہتیں۔

ونیزہ ہی تھی جو گھر کو اور ماں کو بھی سنبھال رہی تھی۔

علیزہ کو ڈاکٹر عمار کے

گھر آئے دو ہفتے ہو گئے تھے۔

وہ اب پہلے والی علیزہ نہ رہی ہیں۔

بوا کے ساتھ وہ سب کام کرواتی اسکی امائمہ سے بھی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

بوا نے اسے بتایا بچی کی پیدائش پہ عمار کی بیوی فوت ہو گئی پھر اس نے دوسری شادی نہ کی کیا معلوم دوسری ماں کیسی ہوتی۔اور مجھے لے آیا گاؤں سے گھر اور امائمہ کی دیکھ بھال کے لیے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے بھی اپنے ساتھ ہوئی زیادتی اور اپنے ماں باپ کے بارے میں سب بتادیا اور بوا کی زبانی عمار کو پتہ چلا لیکن فلحال اس نے علیزہ سے کوئی بات نہ کی۔ کہیں وہ گھر چھوڑ کر ہی نہ چلی جائے اور مذید غلط ہاتھوں میں نہ لگ جائے۔۔۔۔

عمار نے بہت سوچ بچار کے بعد علیزہ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

ایک دن وہ علیزہ کے کمرے میں گیا علیزہ جو کہ ابھی ہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی عمار کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر حیران ہوئی کیوں نہ جب سے وہ یہاں آئی تھی عمار سے اس کا سامنا بہت کم ہوتا تھا۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی؟؟؟

عمار نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

جی کہئیے,,

علیزہ نے دل میں ڈرتے ہوئے کہا اسے پہلے ہی احساس ہو رہا تھا وہ زیادہ عرصہ یہاں قیام نہیں کر سکتی۔

میں چاہتا ہوں آپ مجھے اپنے پیرینٹس کا بتائیں اپنے گھر کا اڈریس دیں تا کہ میں آپکو ان کے پاس لے جاؤں۔

آپ امانت ہیں ان کی میرے پاس۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عمار نے اپنے آنے کا مدعا بیان کر دیا۔

اگر آپ مجھے اپنے گھر سے بھیجنا چاہتے ہیں تو صاف کہ دیں میں چلی جاتی ہوں۔

ویسے بھی آپ نے میری بہت مدد کر دی ہے۔

ایک احسان اور کر دیں مجھے کہیں جاب دلوا دیں میں کسی گرلز ہاسٹل میں رہ لونگی۔

علیزہ گھر جانے کا سن کر ہی ڈر گئی تھی۔

کیسی بات کر رہی ہیں آپ علیزہ۔؟؟

یہ آپ کا اپنا گھر ہے آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتی ہیں لیکن آپ نے کبھی سوچا ہے آپ کے ماں باپ کس حال میں ہونگے۔,,,,,؟

وہ جس حال میں بھی ہیں ٹھیک ہیں اگر میں چلی گئی ان کی بچی کچھی عزت بھی خاک میں مل جائے گی۔

علیزہ نے عمار کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

جو کچھ بھی آپ کے ساتھ ہوا علیزہ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں تھا۔

لیکن آپ کی بھی غلطی شامل تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب ایک بیٹی کو ماں باپ گھر سے باہر جانے کی اجازت دیتے ہیں وہ اس پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور اس بیٹی کا بھی فرض بنتا ہے وہ اپنے ماں باپ کی اور اپنی عزت کی حفاظت کرے۔

عمار کی بات سن کر علیزہ شرم سے زمین میں گڑ دینے کو تھی۔ ندامت کے آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ بہنے لگے۔

میں یہ بھی جانتا ہوں آپ اپنی غلطی پر نادم ہیں اپنی غلطی کی معافی مانگتی رہتی ہیں اللہ سے اور اللہ توبہ کر نے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

آپ کے والدین بھی آپ کو معاف کر دیں گے۔

میرا آپ کو گھر لانے کا بھی یہی مقصد تھا آپ آپ اپنی غلطی کو تسلیم کریں اور سیدھے راستے کا انتخاب کریں۔

اگر آپ نہیں جانا چاہتیں تو یہاں رہ سکتی ہیں

جانا چاہتی ہیں تو مجھے بتا دیجیئے گا۔۔ میں آپ کے پیرینٹس کو حقیقت نہیں بتاؤں گا آپ کے راز کی مکمل پردہ داری کروں گا۔

علیزہ نے سر اٹھا کر عمار کو دیکھا اور دل میں سوچنے لگی یہ بھی مرد ہے,,,, وہ بھی مرد تھا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک عزت بچا رہا ہے اور ایک عزت داغ دار کر گیا تھا۔

آپ اچھی طرح سوچ لیں۔۔۔

عمار اپنی بات ختم کر کے کمرے سے چلا گیا۔

علیزہ عمار کی باتوں پر غور کرنے لگی اور سوچنے لگی اسے کیا کرنا چاہئیے۔

آخر صبح تک اس نے فیصلہ کر لیا وہ اپنے ماں باپ کے پاس واپس چلی جائے گی اور ان سے معافی مانگ لے گی۔

ماں باپ کا دل بہت بڑا ہوتا ہے وہ اپنی اولاد کی بڑی سے بڑی غلطی بھی معاف کر دیتے ہیں۔

وہ ابھی سکول سے واپس آئی تھی تھکن سے اس کا برا حال تھا۔

رحمان صاحب کی اچانک موت کے بعد ونیزہ نے پڑھائی چھوڑ کر ایک پرائیویٹ سکول میں جاب کر لی تھی

کیوں کہ ماں کی دوائیاں اور گھر کے باقی اخراجات بھی تو چلانے تھے۔

باپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بہت سے مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا نہیں۔۔۔ لیکن ونیزہ نے ہمت نہیں ہاری اور سب برداشت کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راشدہ بیگم اب بیمار رہنے لگی تھیں ان سے کچھ بھی نہ ہوتا۔۔۔

بیٹی اور شوہر کے غم نے انہیں بستر تک محدود کر دیا تھا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اس

وقت کون آسکتا ہے۔؟؟؟

دل میں کہ کر دروازہ کھولنے گئی۔

دروازہ کھولتے ہی وہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گئی۔

اس کے لبوں سے صرف اتنا ہی لفظ ادا ہوا

اپی ی۔ی۔۔۔۔؟؟

اس کے ایسا کہنے پر علیزہ دوڑ کر اس کے گلے لگ گئی اور زار و قطار رونے لگی

ونیزہ نے اپنی بہن کو خود سے الگ کیا اس کے آنسو پونچھنے لگی

کہاں چلی گئی تھیں آپ ہم نے آپ کو کتنا ڈھونڈا؟؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں کی رونے کی آوازیں اور شور سن کر راشدہ مشکل سے خود کو گھسیٹتی کمرے سے باہر آئی

لیکن صحن میں دروازے کے پاس کھڑی علیزہ کو دیکھ کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

علیزہ بھی ماں کو دیکھ کر اس طرف لپکی اور پاؤں پکڑ کر معافیاں مانگنے لگی۔

تم کہاں تھی علیزہ؟؟؟

تمہارا باپ تمہارے دکھ میں دنیا سے چلا گیا۔

راشدہ نے اپنی بیٹی کو سینے سے لگا کر روتے ہوئے کہا۔

باپ جیسی پیاری ہستی کے چلے جانے کا سن کر علیزہ اور بھی پھوٹ کر رونے لگی۔

رحمان صاحب کی وفات کا بوا اور عمار کو بھی بہت دکھ ہوا جو علیزہ کو چھوڑنے آئے تھے۔

ونیزہ علیزہ اور ماں کو سمجھا کر کمرے میں لے گئی۔

ڈاکٹر عمار نے علیزہ کے گھر والوں کو بتایا اس دن علیزہ ان کی گاڑی سے ٹکرا گئی تھی۔

ہوش میں نہ ہونے کی وجہ سے اڈریس نہیں بتا سکی صحت یاب ہونے پہ وہ اسے گھر لے آئے۔

راشدہ بیگم کی بیماری کی وجہ سے انہیں سچائی سے لاعلم رکھا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن علیزہ نے ونیزہ کو سب سچ بتادیا۔

اپنی بہن کے ساتھ ہوئی زیادتی کا سن کر اسے بہت دکھ ہوا وہ ہر وقت اسے سمجھاتی رہتی اور حوصلہ دیتی لیکن

علیزہ کو اس بات کا پچھتاوا رہنے لگا اس کا باپ اس کی وجہ سے دنیا سے چلا گیا۔

آتے جاتے رشتہ داروں کی باتیں اور تانے بھی اس کا جینا مشکل بنا رہے تھے۔

کبھی کبھی وہ سوچنے لگتی گھر آ کر اس نے غلط کیا۔وہ کہیں بھی چلی جاتی گھر نہ آتی۔

لیکن اس کے ساتھ اسے یہ خیال بھی آتا گھر جیسا تحفظ اسے کہیں اور نہیں ملنا تھا۔

باہر کی دنیا میں اس کے ساتھ جو ہو چکا تھا وہ فراموش کرنے کے قابل ہر گز نہیں تھا۔

علیزہ کے چلے جانے سے گھر پھر سے بے رونق سا ہو گیا تھا۔

امائمہ سارا دن اسے یاد کرتی اس کی بنائی ہوئی ڈرائنگ دیکھتی رہتی اور عمار کو بھی دکھاتی۔۔۔

یاد تو وہ اسے بھی آتی تھی لیکن اس کے پاس کوئی جواز نہیں تھا علیزہ کو اپنے گھر روک لینے کا۔

پاپا۔۔۔؟

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Izzat Anmol Hai| By Afrah Khan(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی پاپا کی پیاری بیٹی کیا آپ علیزہ آپی کو مسس نہیں کرتے؟؟؟

کرتا ہوں میری جان میں ان کو مس لیکن وہ انہیں اپنے گھر بھی تو جانا تھا تو وہ چلی گئیں۔

عمار نے پیار سے اپنی بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا جس کے دماغ میں ہر وقت علیزہ کی سوچیں رہتی تھیں۔

پاپ۔۔۔ایک بات پوچھوں آپ سے امائمہ نے پیار سے عمار کے گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

جی بیٹا ایک نہیں دو باتیں پوچھیں؟؟؟

آپ علیزہ آپی کو میری ماما بنا کر لے آئیں اس طرح وہ ہمارے پاس آجائیں گی اور ہم انہیں مسس بھی نہیں کریں گے۔

امائم نے معصومیت سے کہا

اپنی بیٹی کی بات سن کر عمار سوچ میں پڑ گیا۔

راشدہ بیگم کے کچھ ٹیسٹ کروانے تھے جس کے لیے عمار نے ان کو ہاسپٹل لانے کا کہا و نیزہ اور شیزہ تو مصروف تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیزہ کو ہی لے کر جانا پڑا۔

امی کو اندر بھیج کر خود وہ باہر ہی انتظار کرنے لگی کیوں کہ وہ عمار سے کترانے لگی تھی۔

وہ باہر بیٹھی آتے جاتے مریضوں کو دیکھ رہی تھی۔

جب ایک عورت ویل چیئر پر ایک لڑکے کو لیے اس کے پاس سے گزری۔

بے دیہانی میں جب اس کی نظر اس شخص کے چہرے پہ پڑی تو اسے زمین آسمان گھومتے ہوئے محسوس ہوئے۔

اس کی نظر دھوکا نہیں کھا سکتی تھی وہ سجان ہی تھا دونوں ٹانگوں سے معذور منہ سے رال ٹپکتی ہوئی عجیب حالات میں صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا۔

ایک لمحے کو علیزہ کا دل چاہا وہ دوڑ کر جائے اور اس شخص کا منہ نوچ لے۔

اس سے پوچھے اس نے کیوں کیا ایسا۔۔۔ کیا قصور تھا میرا؟؟؟

لیکن اگلے ہی لمحے اس کے دل نے اسے پکارا اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔

جس نے سجان کو اس کے گناہ کی بھیانک سزا دی تھی۔

اور علیزہ کو بھی اس کی غلطی پر سزا سے زیادہ توبہ کرنے کا موقع دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہی سوچوں میں گم تھی جب عمار اس کے پاس آیا۔

کیسی ہیں آپ؟؟

جی ٹھیک ہوں وہ بلا وجہ ہی اپنی چادر درست کرنے لگی

آپ کیسے ہیں؟؟؟

میں اور امائمہ بالکل ٹھیک نہیں ہم آپ کو بہت مسس کرتے ہیں۔

عمار نے دشمن جاں کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

میں بھی بہت مس کرتی ہوں امائمہ کو۔۔۔

اور مجھے؟؟؟

جی؟؟؟؟جی۔ی۔آپ کو بھی وہ عمار کی بات پر گڑ بڑا گئی تھی اس سے کوئی جواب نہیں بن رہا تھا۔

عمار اس کے انداز پر بہت محفوظ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا؟؟

کیا آپ کے ہاسپٹل میں سجان صدیقی نام کا کوئی پیشینٹ ہے؟؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیزہ نے اپنے ذہن میں مچلتے سوال کو زبان پر لا ہی دیا۔

عمار کچھ دیر سوچ کر بولا۔۔

ہاں۔۔۔ایک ہے کچھ دن پہلے ہی لایا گیا ہے کار ایکسیڈینٹ میں ٹانگیں ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کے ذہن پر اثر پڑا اور مفلوج ہو گیا ہے۔

لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں تفصیل سے بتاتے وقت اچانک اس نے حیران ہو کر پوچھا

آپ جانتے ہیں یہ وہی انسان ہے جس نے میرے ساتھ اس نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی اور رونے لگی۔

عمار کو علیزہ کے آنسو تکلیف دینے لگے۔

علیزہ آپ کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ایسا کر کے کئی علیزہ کی زندگی بچالی۔

اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔

آج میرے دل کو سکون ہے مجھے چین کی نیند آئے گی۔

علیزہ نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

مجھے بھی آپ سے کچھ کہنا تھا۔؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی کہئیے۔؟؟؟

علیزہ نے سوالیہ نظریں اٹھائیں۔

اگر میں کہوں آپ سے کہوں کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتا ہوں تو آپ کا جواب ہاں ہو گا یا۔۔۔؟؟؟

علیزہ عمار کی بات پر حیران رہ گئی کچھ لمحے اس سے بولا نہ گیا

سب کچھ جانتے ہوئے بھی آپ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں؟؟؟

وہ کچھ توقف کے بعد بولی۔

کیوں کہ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ بھی آپ کے ساتھ ہوا اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں تھا اور جو غلطی آپ کی تھی اسے آپ نے سدھارا اپنے آپ کو بدلا اور آپ آج بھی پاک دامن ہیں میرے لیے میں آپکی پاک دامنی کا گواہ ہوں اور رہوں گا۔ ہمیشہ آپ کو خوش رکھوں گا۔

آپ نادان ضرور تھیں بری لڑکی نہیں تھیں۔

ٹھیک ہے آپ امی سے بات کریں وہ جو بھی فیصلہ کریں گی مجھے منظور ہو گا۔

علیزہ نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عمار علیزہ کی رضامندی سے بہت سرشار ہو گیا تھا کیوں کہ راشدہ بیگم سے وہ پہلے ہی بات کر چکا تھا۔

علیزہ دل میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگی جس نے اس کی سب غلطیوں کو معاف کر کے اتنا اچھا ہم سفر عطا کر دیا تھا۔

وہ یہ جان گئی تھی بیشک محبت قیمتی ہے لیکن عزت انمول ہے

۔

ختم شدہ۔۔۔۔!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel